JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION ANDCULTURE(JICC)
Volume 6, Issue 2 (July-December, 2023)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/14
URL: https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/205
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.13831228

Title Concept of Will in Marz-ul-mout: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Law

Author (s): Asma Nosheen, Abdul Latif Nangraj, Dr. Sabeen Altaf

Received on: 29 January, 2023
Accepted on: 26 November, 2023
Published on: 25 December, 2023

Citation: Asma Nosheen, Abdul Latif Nangraj, Dr. Sabeen Altaf, "Concept of Will in Marz-ul-mout: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Law" JICC: 6 no, 2 **(2023): 26-39**

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Click here for more

مرض الموت میں وصیت کا تصور: فقہ اسلامی اور وضعی قوانین میں تقابلی جائزہ

Concept of Will in Marz-ul-mout: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Contemporary Law

*Asma Nosheen
**Abdul Latif Nangraj
**Dr. Sabeen Altaf

Abstract

In Islam a Will, known as "wasiyyah" or "wasiyat," refers to a legal and religiously sanctioned document that allows a Muslim to specify how their wealth and assets should be distributed after their death. It is considered a crucial aspect of a believer's faith and responsibilities, as outlined in Islamic jurisprudence (Sharia).Death Illness (marz-ul-mout) plays an important role in matter of financial dispositions such as transactions,will, wakf and gifts etc. The study focuses on the effect of will during marz-ul-mout. Will during marz-ul-mout means will on the death bed. It explores commandments related to this concept within both Fiqh Islami and contemporary laws of Pakistan and investigate similarities and differences between the two. Islamic Republic of Pakistan is an independent sovereign country and it was founded with the aim to provide an environment where the Muslims can live according to Islamic Teachings. Through this research paper we will be able to to find out what is the position of our laws and how does it compares with Islamic laws?

***Keywords**: Islam, religiously, legal, wasiyat, wasiyyah*

……………………………………………….

* Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan

** Lecturer Shaheed Benazir Bhuttoo University Shaheed Benazirabad
*** Visiting lecturer,Islamic Studies, Islamia Collage University Peshawar

موضوع

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کرتی ہے۔ اس میں عبادات، معاملات، عقوبات، عائلی قوانین، ملکی قوانین اور بین الاقوامی قوانین سب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تغیر پزیر احوال اور ارتقاء پزیر معاشرت کا ساتھ دینے کی صلاحیت پیدا فرمائی اور اپنی کتاب اور رسول کریم ﷺ کی سنت کے ذریعے ایسے جامع اور تفصیلی اصول عطا فرمائے جن کی روشنی میں مسائل حیات کا حل معلوم کیا جا سکتا ہے۔ قرآن وسنت اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل معلوم کرنے کا نام فقہ ہے۔ فقہ اسلامی سے مراد ایسا علم و فہم ہے جس کے ذریعے قرآن وحدیث کے معانی واشارات کا علم ہو جائے۔ اسلام کی جامعیت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ مرض الموت میں مبتلا شخص کے تصرفات اور اختیارات کا دائرہ کار متعین ہو۔ مرض الموت وہ بیماری ہے جس میں انسان مسلسل بیمار رہتا ہے اور بلآخر اس بیماری کی وجہ سے انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔ مرض الموت میں مبتلیٰ یہ مریض اگر کوئی وصیت کرنا چاہے تو اس وصیت کی حیثیت شریعت میں اور موجودہ وضعی قوانین میں کیا ہوگی؟ یہ کس حد تک نافذ العمل ہوں گے؟ ان سوالات کے جوابات اس تحقیقی آرٹیکل کے بنیادی اہداف میں سے ہیں۔

وصیت کی لغوی تحقیق

لغت میں وصیت کے معنی عہد لینے کے ہیں اور جب شریعت میں وصیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد وفات کے بعد کسی کو کچھ دینے یا کسی امر کی ذمہ داری سونپنے کا عہد دینا ہے، جیسے یہ کہ میرے انتقال کے بعد فلاں کو میرے مال سے اتنا حصہ دے دیا جائے، یا میری اولاد کی سرپرستی فلاں کے سپرد ہے، وغیرہ۔

"وصیت لغت میں ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے کرنے کا حکم دیا جائے خواہ زندگی میں یا مرنے کے بعد، لیکن عرف میں اس کام کو کہا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد جس کے کرنے کا حکم ہو[1]۔"

فتح القدیر میں ہے:

"الأیصاءفي الغت:طلب فعل من غیره لیفعله فی غیبته حال حیاته أو بعد وفاته [2]"

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی نے وصیت کی تعریف یوں کی ہے:

"وصیت ایصاء ہے، وصیت کا اطلاق دوسروں کے ساتھ وعدہ کرنے پر ہوتا ہے، خواہ عرصہ حیات میں یا بعدا زوفات وہ عہد پورا ہوتا ہے چنانچہ مقولہ ہے اوصیت له و الیه یعنی میں نے فلاں شخص کو ولی مقرر کیا جو اس کے بعد اس کے کام کی نگرانی کرے گا۔ اس معنی کے لئے وصایا کا لفظ مشہور ہے[3]۔"

اصطلاحی تعریف

فقہاء کرام کے مطابق وصیت اس قول کو کہا جاتا ہے جس کے زریعے کوئی شخص اپنی زندگی میں ہی کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال کا یا اس کے منافع کا مالک بناتا ہے۔ وصیت کا قول وہ اپنی زندگی میں استعمال کرتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس قول کا اثر اور حکم ثابت ہو جاتا ہے۔ اس طرح دوسرا شخص اس کے مال یا اس کے منافع کا مالک بن جاتا ہے۔

"لْإِيصَاءُ فِي الشَّرْعِ تَمْلِيكٌ مُضَافٌ إِلَى مَا بَعْدَ الْمَوْتِ يَعْنِي بِطَرِيقِ التَّبَرُّعِ[4] "

(شریعت میں ایصاء یعنی وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا)

فتح القدیر میں ہے:

"و فی شریعة : تملیک مضاف إلی ما بعد الموت بطریق تبرع ، سواء کان ذلک فی الأعیان أو فی المنافع[5]"

(شرعی اصطلاح میں ملکیت کہا جاتا ہے ایسی ملکیت کو جو موت کے بعد کی طرف منصوب ہو بطور احسان کے چاہے اعیان میں ہو یا منافع میں)

وصیت کا حکم

ابتدائے اسلام میں وصیت فرض تھی یعنی اپنے اختیار سے والدین اور رشتہ داروں کے لئے اپنے مال میں سے حصے مقرر کر جانا بوقتِ موت ہر شخص صاحب مال پر واجب تھا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

"كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ[6] "

(تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تمہاری موت کا وقت پہنچ جائے تو تم والدین اور اقرباء کے حق میں نیک وصیت چھوڑو احسان کے ساتھ، جو پرہیز گاروں پر حق ہے۔)

وصیت کا یہ حکم بعد میں منسوخ ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی حصے مقرر فرما کر مال تقسیم کر دیا۔

لیکن اپنے فضل و احسان سے ثلث مال میں اب بھی بندۂ ناچیز کا اختیار باقی رکھا، تاکہ اس وقت فی سبیل اللہ مال خرچ کرکے اپنی عمر بھر کی تقصیرات مثل بخل وغیرہ کا کفارہ اور مکافات کر دے۔ اور اگر اپنے کسی دوست یا بعید رشتہ دار یا خادم کو کچھ دینا چاہتا ہو تو اس ثلث میں سے دے کر دل خوش کرے[7]۔

وصیت کی مقدار

وصیت کی مالیت ترکہ کی مالیت کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو بلکہ مستحب ہے کہ ایک تہائی سے کچھ کم ہو[8]۔

فتاویٰ الہندیہ میں ہے:

"وصیت ثلث مال سے زیادہ کی جائز نہیں مگر یہ کہ وارث اگر بالغ ہیں اور نابالغ یا مجنون نہیں اور وہ موصی کی موت کے بعد ثلث مال سے زائد کی وصیت جائز کر دیں تو صحیح ہے۔ موصی کی زندگی میں اگر وارثوں نے اجازت دی تو اس کا اعتبار نہیں۔ موصی کی موت کے بعد اجازت معتبر ہے۔[9]"

وصیت اگر ایک تہائی سے زیادہ کی ہو تو اسے ورثاء کی اجازت پر موقوف رکھا گیا ہے:

"اعتماد اس پر ہے کہ ثلث سے زیادہ مال کی وصیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ اگر ورثاء اجازت دیں تو زیادہ کی وصیت نافذ ہو سکتی ہے۔ اور اگر اجازت نہ دیں اس زائد کی حد تک وصیت کا نفاذ نہیں ہوگا[10]۔"

وصیت کی شرائط

وصیت کے لئے چند شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

- وصیت کرنے والا عاقل، بالغ اور آزاد شخص ہو۔

"وصیت کرنے والا عاقل بالغ اور آزاد ہو، پس اگر لڑکے یا مجنون یا غلام نے وصیت کی تو ثلث میں بھی نافذ و جاری نہ ہوگی کیونکہ لڑکا اور مجنون اپنے نفع و نقصان کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے اور غلام کے پاس جو کچھ مال ہے وہ اس کا ملک نہیں، مولیٰ اور آقا کا مملوک ہے[11]۔"

- کسی ایسے شخص کیلئے وصیت جائز نہیں ہے جس کا حصہ اللہ تعالی نے میراث مقرر کردیا ہے جیسے، بیٹا، بیٹی اور ماں، باپ اور بیوی وغیرہ۔ یعنی وارث کی لئے وصیت جائز نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''إن الله قد اعطى كل ذي حق حقه، ولا وصية لوارث.[12]''

(وارث کے لئے وصیت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر ذی حق کو یس کا حق دیا ہے۔)

اس سے ظاہر ہے کہ وارث کے لئے وصیت کا کوئی وجوب باقی نہیں رہا۔

- وصیت کرنے والا کل مال کا مقروض نہ ہو۔

''وصیت کرنے والے کے ذمہ اس قدر قرض نہ ہو کہ اس کو ادا کرنے کے بعد کچھ مال باقی ہی نہ رہے کیونکہ وصیت جب ہی جاری ہوتی ہے جب تجہیز و تکفین وادائے قرض کے بعد مال باقی رہے۔ پس اگر ایسے شخص نے وصیت کی جس کا مال ادائے قرض کی لئے کافی نہیں یا ادا کرنے کے بعد کچھ مال باقی نہیں رہے گا تو اس کی وصیت بلکل باطل اور بے اعتبار ہو گی[13]۔''

- ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہیں کی جا سکتی، جیسا کہ ابھی حدیث میں گزرا، بلکہ بہتر یہ ہے کہ ایک تہائی سے کم مال جیسے چوتھائی یا پانچویں حصہ کی وصیت کی جائے۔

''حضرت سعد بن وقاصؓ نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا کہ میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا کوئی میراث پانے والا نہیں ہے تو کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے کہا پھر دو تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر انہوں نے کہا آدھے کی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے کہا پھر ایک تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: الثلث والثلث کثیر۔ یعنی ایک تہائی ممکن ہے اور یہ بھی کوئی کم نہیں۔[14] ''

- وارثوں کی اجازت کے بغیر اجنبی شخص کے لئے تہائی مال میں وصیت صحیح ہے[15]۔
- وصیت زندہ اشخاص کے لئے کی جائے گی۔

''جس کے لئے وصیت کرتا ہو وہ بوقت وصیت زندہ ہو، میت کی وفات کے بعد اس کا زندہ ہونا شرط نہیں۔ پس اگر کسی مردہ کے لئے وصیت کی تو معتبر نہ ہو گی اور اگر زندہ شخص کے لئے وصیت کی لیکن وہ وصیت کرنے والے

کے سامنے ہی مر گیا تو یہ وصیت جائز ہو گی اور جس کے لئے وصیت کی تھی اس کی جگہ اس کے وارث اس وصیت کے مستحق ہو جائیں گے[16]۔"

- وصیت کا مقصد کسی وارث کو ضرر پہنچانا نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ وصیت میں نقصان پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔[17]

حدیث میں ہے:

"إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ[18]"

(بے شک ایک مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ساٹھ سال عمل کرتے رہتے ہیں، پھر انھیں موت کا وقت آتا ہے تو وصیت کے ذریعے سے ورثاء کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ان پر جہنم کی آگ لازم ہو جاتی ہے۔)

- وصیت اسی مال کی ہو گی جو ملک میں ہوں۔"جس چیز کی وصیت کی ہے وہ قابل تملیک شے ہو[19]۔"

وصیت کے احکام

حالات کے لحاظ سے وصیت کے پانچ احکام ہیں:

1. سنت موکدہ ہے جب وصیت خیر واحسان کے لئے کیا جائے۔
2. مباح ہے جب وصیت مالداروں کے حق میں کی جائے۔
3. مکروہ ہے جب کہ وصیت ایک تہائی سے زیادہ مال کی نسبت ہو یا ورثاء کے حق میں ہو۔
4. حرام ہے جب وصیت اس شخص کے حق میں کی جائے جس کی نسبت علم ہے کہ ترکہ میں حق ملنے پر وہ ترکہ کو تباہ وتاراج کرے گا۔
5. واجب ہے جب وصیت ان حقوق کی ادائیگی کی نسبت ہو جو خود کے ذمہ ہیں اور جن کی نسبت کوئی شہادت نہیں ہے،اگرچہ کہ مرض الموت کی حالت میں ہو[20]۔

مرض الموت میں وصیت

- وصیت کے احکام حالت مرض میں بھی وہی ہیں جو حالت صحت میں ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے وصیت کے متعلق فرمایا: "یہ کہنا کہ 'میں اتنے مال کی فلاں کے لئے وصیت کرتا ہوں' یا یہ کہنا کہ 'میرے مرنے

کے بعد میرا اتنا مال فلاں شخص کو دے دینا' یا 'فلاں کام میں لگا دینا' یہ وصیت ہے خواہ بیماری میں کہا ہو یا تندرستی میں اور خواہ کہنے والا اسی بیماری میں مرا ہو یا بعد میں[21]۔''

- وصیت ہر صورت تہائی مال میں ہی نافذ ہو گی۔

''وصیت صحت کی حالت میں کرے یا بیماری میں، ایک تہائی تک محدود ہے[22]۔''

- مرض الموت میں جن جن چیزوں کی وصیت کی جائے گی، ان سب کو ثلث مال میں پورا کیا جائے گا۔

''جو باتیں میت کے ذمہ واجب نہیں تھیں اور اس نے مرض الموت میں بطور تبرع (یعنی احسان و مروت و صدقہ)ان کو لازم کر لیا مثلاً کسی کا قرض معاف کر دیا یا کوئی خاص چیز یا مال اس کے لئے مقرر کر دیا، یا مرض الموت میں یا اس سے پہلے کوئی معاملہ کر کے اس کو اپنی موت سے متعلق کر دیا مثلاً کہا کہ میرے مرنے کے بعد مسجد بنوا دینا یا کنواں بنوانا یا اور خانقاہ وغیرہ میں اس قدر روپیہ دینا یا فلاں شخص کو اتنا روپیہ دینا یا فقراء و مساکین کو بعام یا غلہ یا کپڑے تقسیم کرنا وغیرہ یا فرائض وواجباتِ خداوندی مثل صلوٰۃ وزکوٰۃ جو اس کی غفلت سے قضاء ہو گئے تھے ان کے ادا کرنے کے لئے ورثہ وغیرہ سے کہا، یہ وصیت شمار ہوں گی اور ثلث مال سے پوری کی جائینگی[23]۔''

- تہائی مال میں وصیت کا یہ حکم اس صورت میں ہے جب وارث موجود ہوں۔ اگر وارث نہ ہوں تو اسے پوری مال کی وصیت کرنا جائز ہے۔

''اگر کسی کا کوئی وارث ہی نہ ہو تو اس کو تجہیز و تکفین اور ادائے قرض سے بچے ہوئے سارے مال کی وصیت کر جانے کا اختیار ہے[24]۔''

- نابالغ اور مجنون کی وصیت کسی بھی حالت میں صحیح نہیں۔

''نابالغ یا مجنون کی وصیت شرعاً باطل ہے، اس پر عمل کرنا ایک تہائی میں بھی واجب نہیں[25]۔''

- تہائی سے زیادہ کی وصیت ورثاء کی مرضی پر موقوف ہے۔

''ہر عاقل بالغ کو اپنے مال میں صرف اتنی وصیت کا اختیار ہے کہ تجہیز و تکفین اور ادائے قرض کے بعد جو ترکہ بچے اس کے ایک تہائی کے اندر وہ وصیت پوری ہو سکے، اگر زائد کی وصیت کی تو تو تہائی سے زیادہ خرچ کر کے اس

کو پورا کرنا وارثوں پر لازم نہیں کیونکہ باقی دو تہائی صرف وارثوں کا حق ہے۔البتہ جو وارث عاقل بالغ ہے وہ اپنے اپنے حصہ میں سے اگر اس زائد وصیت کو بھی پورا کرنا چاہے تو کر سکتے ہیں[26]۔"

مسئلہ: تہائی مال کا اضافی حصہ ورثاء کا ہے۔

"اگر ساری وصیتیں پوری ہو کر اس تہائی میں سے کچھ بچا تو وہ بھی سب وارثوں کا ہے[27]۔"

مسئلہ: اگر وصیتیں ایک سے زیادہ ہوں تب بھی تہائی مال میں ہی ادا ہوں گی۔

"ایک سے زیادہ وصیتوں میں بھی یہی حکم ہے کہ اس ایک تہائی کے اندر اندر جس قدر وصیتیں پوری ہو سکیں ادا کر دی جائیں باقی چھوڑ دیں کیونکہ باقی وصیتوں کا پورا کرنا وارثوں کے ذمہ لازم نہیں[28]۔"

وضعی قوانین میں وصیت کا بیان

وصیت کا تعلق پاکستان کے عائلی قوانین سے ہے۔عائلی قوانین کے متعلق خیبر پختونخواہ مسلم پرسنل لاء شریعت ایکٹ، 1935 میں یہ درج ہے کہ ان تمام معاملات کو مسلم پرسنل لاء کے مطابق حل کیا جائے گا۔جیسا کہ وہاں یہ درج ہے:

" Decision in certain cases to be according to Muslim personal Law. In questions regarding succession, special property of females, betrothal, marriage, divorce, dower guardianship, minority, bastardy, family relations, wills, legacies, gifts or any religious usage or institution including waqf (trust and trust property), the rule of decision shall be the Muslim Personal Law (Shariat), in cases where the parties are Muslim.[29] "

(متعدد مسائل میں فیصلے مسلم پرسنل لاء کے مطابق ہوں گے۔۔۔جانشینی، خواتین کی خاص املاک، عقد نکاح، شادی، طلاق، مہر، سرپرستی اقلیت، ولد زنا، عائلی تعلقات، وصیت، وراثت، تحفہ یا کسی بھی مذہبی معاملہ یا ادارہ جیسے کہ وقف (امانت اور دستاویز امانت)، ان تمام معاملات کا فیصلہ مسلم پرسنل لاء (شریعت) کے مطابق کیا جائے گا، ان معاملات میں جب فریقین مسلمان ہوں۔)

اسی طرح مسلم شخصی قانون شریعت ایکٹ برائے مغربی پاکستان، 1962 میں بھی اس بات کی وضاحت کی گئی ہے:

"Notwithstanding any custom or usage, In all questions regarding succession (whether testate or intestate), special property of females, betrothal, marriage, divorce, dower, guardianship, minority, bastardy, family relations, wills, legacies, gifts or any religious usage or institution including waqf (trust and trust property), the rule of decision, subject to the provisions of any enactment for the time being in force, shall be the Muslim Personal Law (Shariat), in cases where the parties are Muslim. 30"

(کسی بھی رواج کے باوجود جانشینی کے بارے میں تمام سوالات (خواہ آزمائشی ہوں یا ڈاؤنڈرونی)، عورتوں کی خاص ملکیت، شادی، طلاق، سرپرستی، اقلیت، ولد الزناء، عائلی تعلقات، وصیت، وراثت، تحائف یا کسی بھی مذہبی معاملہ یا ادارہ جیسے کہ وقف (ٹرسٹ اور ٹرسٹ پراپرٹی) ان تمام معاملات میں فیصلہ کا اطلاق مسلم پرسنل لاء (شریعت) کے مطابق ہوگا، اس حالت میں جب مسلمان فریقین ہوں۔)

وصیت کی تعریف

پاکستان کے وضعی قوانین میں وصیت کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"Will means the legal declaration of the intention of a testator with respect to his property which he desires to be carried into effect after his death.31"

(وصیت سے مراد موصی کا اپنی جائیداد کے حوالے سے اس کے ارادے کا قانونی بیان ہے جسے وہ اپنی موت کے بعد نافذ کرنا چاہتا ہے۔)

پاکستان پینل کوڈ میں بھی وصیت کی تعریف کی گئی ہے:

"The words "a will" denote any testamentary document.32"

(لفظ "وصیت" کسی بھی وصیتی دستاویز کو ظاہر کرتا ہے۔)

وصیت کی اہلیت

کون وصیت کرنے کا اہل ہے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے:

"Every person of sound mind not being a minor may dispose of his property by will. 33"

ہر صاحب عقل اپنی مرضی سے اپنے جائیداد میں وصیت کے ذریعے تصرف کر سکتا ہے مگر ایک نابالغ نہیں کر سکتا۔

وصیت کی مقدار

وصیت غیر وارث کے لئے ہے اور ایک تہائی میں اجازت ہے۔ اس سلسلے میں ایک عدالتی فیصلہ اس کی وضاحت کرتا ہے:

"The law recognizes this point of Shariah as it has been held in the cases cited below that a will to an heir beyond one third of the property is not valid except with the consent of all other heirs.34"

(قانون شریعت کے اس نکتے کو تسلیم کرتا ہے جیسا کہ ذیل میں بیان کردہ مقدمات میں کہا گیا ہے کہ کسی وارث کی ایک تہائی جائیداد سے زیادہ کی وصیت باقی تمام ورثاء کی رضامندی کے بغیر درست نہیں ہے۔)

اگر باقی ورثاء اجازت دیں تو ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت بھی نافذ العمل ہے۔ جیسا کہ عدالت کا یہ فیصلہ اس کی تائید کرتا ہے:

"A Muslim cannot by Will despose of more than 1/3rd of the surplus of his estate after payment of funeral expensis and debts.Bequest in excess of the legal third cannot take effect, unless the heirs consent thereto after the death of the testator.35"

(ایک مسلمان تدفین کے اخراجات اور قرضوں کی ادائیگی کے بعد اپنی جائداد کے ایک تہائی سے زائد مال کو تصرف نہیں کر سکتا۔ قانونی تہائی سے زیادہ کی وصیت قابل عمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ موصی کی موت کے بعد ورثاء اس پر رضامند نہ ہوں۔)

وصیت کی منسوخی

پاکستانی قانون کے مطابق وصیت کرنے والے کو وصیت منسوخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ ان الفاظ سے اس کی تائید ہوتی ہے:

"A will is liable to be revoked or altered by the maker of it at any time when he is competent to dispose of his property by will.36"

(موصی اپنی وصیت کو کسی بھی وقت منسوخ یا تبدیل کر سکتا ہے جب تک کہ وہ وصیت کے ذریعے اپنی جائیداد میں تصرف کرنے کا اہل ہے۔)

عقل کی شرط

"No person can make a will while he is in such a state of mind, whether arising from intoxication or from illness or from any other cause that he does not know what he is doing.[37]"

(کوئی شخص وصیت نہیں کر سکتا جب وہ ایسی دماغی حالت میں ہو، خواہ نشہ کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کہ اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے۔)

اس بیان میں ذہنی کیفیت کا ذکر ہے۔ تین چیزوں کی موجودگی میں وہ وصیت کرنے کا اہل نہیں ہے:

1. نشہ کی وجہ سے دماغ ٹھکانے نہ ہو۔
2. بیماری کی وجہ سے سوچنے سمجھنے سے قاصر ہو۔
3. یا ایسی کوئی اور وجہ ہو جس کی وجہ سے ذہنی حالت ٹھیک (sound) نہ ہو۔

ایسے شخص کے کسی عمل کو اس کی ذہنی کیفیت کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون جرم بھی نہیں مانتا۔ جیسے کہ قانون میں اس کی وضاحت ہے:

"Nothing is an offence which is done by a person who, at the time of doing it, by reason of unsoundness of mind, is incapable of knowing the nature of the act, or that he is doing what is either wrong or contrary to law.38"

(اگر کوئی شخص کسی کام کو انجام دیتا ہے اور اس وقت اس کی دماغی صلاحیت برباد ہو چکی ہوتی ہے، اور وہ نہ تو اپنے عمل کی نوعیت سے واقف ہوتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے یا قانون کے خلاف کچھ کر رہا ہے، تو اس کا یہ عمل قابل مذمت نہیں ہوتا۔)

قانون اس قسم کی وصیت کو باطل قرار دیتا ہے جو کسی شخص سے زبردستی یا چاپلوسی سے کی گئی ہو۔ جیسا کہ ایک unsound mind والے شخص سے آسانی سے ایسی وصیت کی جاسکتی ہے۔

"A will or any part of a will, the making of which has been caused by fraud or coercion, or by such importunity as takes away the free agency of the testator, is void.39"

(کوئی وصیت یا وصیت کا کوئی حصہ، جس کی تخلیق فریب یا زبردستی یا ایسی دادرسی سے ہوئی ہو جو وصیت کار کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتی ہے، باطل ہوتی ہے۔)

اس بات کی وضاحت بھی The Succession Act, 1925 میں اسی سیکشن کی تشریح میں ان الفاظ میں موجود ہے:

"A, being in so feeble a state of health as to be unable to resist importunity, is pressed by B to make a will of a certain purport and does so merely to purchase peace and in submission to B. The will is invalid.40"

ایک شخص A صحت کی اتنی کمزور حالت میں ہے کہ وہ امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے، دوسرے شخص B کی طرف سے اس پہ زبردستی دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ ایک خاص مقصد کے لئے ایک وصیت بنائے، اور وہ صرف امن حاصل کرنے اور B کے تابع ہونے کے تحت یہ وصیت بناتا ہے۔ اس وصیت کو باطل قرار دیا جاتا ہے۔

نتیجہ

دونوں قسم کو قوانین کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کی فقہ اسلامی میں تو وصیت کے احکام کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے اور حالت صحت اور حالت مرض میں وصیت کے ایک ہی قسم کے احکام لاگوں ہیں۔ وضعی قوانین کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کی وصیت سے متعلق مسائل کا فیصلہ اسلامی قوانین کے تحت ہی کیا جاتا ہے

مصادر و مراجع (References)

[1] علامہ جلال الدین سیوطی، **تفسیر جلالین**، سورۃ البقرہ، آیت: 180

[2] السیواسی، کمال الدین محمد بن عبدالواحد، **فتح القدیر**، جلد: 10، ص: 440، اشاعت اول: 2003ء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

[3] الزحیلی، وھبہ بن مصطفیٰ، **الفقہ الاسلامی والدلۃ**، ج: 08، ص: 08

[4] جماعۃ من علماء، **فتاویٰ الہندیہ**، ج: 06، ص: 109

[5] السیواسی، کمال الدین محمد بن عبدالواحد، **فتح القدیر**، جلد: 10، ص: 440، اشاعت اول: 2003ء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

[6] سورۃ البقرہ: 02 : 180

[7] سید، اصغر حسین، **مفید الوارثین**، ص: 51

[8] احمد یار جنگ، مولانا احمد اللہ، **المبسوط**، جلد: 02، ص: 358،، سن اشاعت: 2013ھ، مکتبۃ الشباب العلمیۃ، لکھنو

[9] جماعۃ من علماء، **فتاویٰ الہندیہ**، جلد: 06، ص: 90

[10] احمد یار جنگ، مولانا احمد اللہ، **المبسوط** ، جلد: 02، ص: 359،، سن اشاعت: 2013ھ، مکتبۃ الشباب العلمیۃ، لکھنو

[11] سید، اصغر حسین، **مفید الوارثین**، ص: 54

[12] الترمذی، محمد بن عیسی، **الجامع الصحیح سنن الترمذي**، الوصایا، رقم الحدیث: 2122

[13] سید، اصغر حسین، **مفید الوارثین**، ص: 54

[14] **قشیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم**، باب الوصایا، رقم الحدیث: 4209

[15] جماعۃ من علماء، **فتاویٰ الہندیہ**، ج: 06، ص: 109۔

[16] سید، اصغر حسین، **مفید الوارثین**، ص: 54

[17] النسائی، احمد بن شعیب، **سنن النسائی الکبری**، ج: 06، ص: 320

[18] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد**، الوصایا، باب ماجاء فی کراھیۃ الاضرار، رقم الحدیث: 2867

[19] سید، اصغر حسین، **مفید الوارثین**، ص: 55

[20] احمد یار جنگ، مولانا احمد اللہ، **المبسوط**، جلد: 02، ص: 355، سن اشاعت: 2013ھ، مکتبۃ الشباب العلمیۃ، لکھنو۔

[21] تھانوی، مولانا اشرف علی، **بہشتی زیور**، جز: 05، ص: 226، توصیف پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور۔

[22] احمد یار جنگ، مولانا احمد اللہ، **المبسوط**،، جلد: 02، ص: 359

[23] سید، اصغر حسین، **مفید الوارثین**، ص:51.52

[24] تھانوی، مولانا اشرف علی، **بہشتی زیور**، جز:05، ص:227، توصیف پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور۔

[25] ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، **رد محتار علی الدر المختار**، ج:05، ص:576

[26] ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، **رد محتار علی الدر المختار**

[27] سید، اصغر حسین، **مفید الوارثین**، ص:52

[28] تھانوی، مولانا اشرف علی، **بہشتی زیور**، جز:05، ص:226، توصیف پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور۔

[29] The Khyber Pakhtunkhwa Muslim Personal Law (Shariat) Application Act,1935, Section 2
[30] The West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Act, 1962, Section 02
[31] The Succession Act, 1925, Section:02 (h)
[32] The Pakistan Penal Code,1860, Section:31
[33] The Succession Act, 1925, Section:59
[34] 1989 CLC 2028
[35] Ibid
[36] The Succession Act, 1925, Section:62
[37] The Succession Act, 1925, Section:59(04)
[38] The Pakistan Penal Code,1860, Section:85
[39] The Succession Act, 1925, Section:61
[40] The Succession Act, 1925, Section:61(Illustration:05)

Allama Jalaluddin Suyuti, Tafseer Jalalain, Surah Al-Baqarah, Ayat: 180
As-Siyawasi, Kamaluddin Muhammad bin Abdul Wahid, Fath Al-Qadeer, Jild: 10, Safha: 440, Isha'at Awwal: 2003, Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
Az-Zuhaili, Wahbah bin Mustafa, Al-Fiqh Al-Islami wa Adillatuhu, Jild: 08, Safha: 08
Jama'at min Ulama, Fatawa Al-Hindiya, Jild: 06, Safha: 109
As-Siyawasi, Kamaluddin Muhammad bin Abdul Wahid, Fath Al-Qadeer, Jild: 10, Safha: 440, Isha'at Awwal: 2003, Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
Surah Al-Baqarah, Ayat: 180: 02
Syed Asghar Hussain, Mufeed Al-Waritheen, Safha: 51

Ahmad Yar Jang, Maulana Ahmadullah, Al-Mabsut, Jild: 02, Safha: 358, San-e-Isha'at: 2013H, Maktaba Ash-Shabab Al-Ilmiyyah, Lucknow
Jama'at min Ulama, Fatawa Al-Hindiya, Jild: 06, Safha: 90
Ahmad Yar Jang, Maulana Ahmadullah, Al-Mabsut, Jild: 02, Safha: 359, San-e-Isha'at: 2013H, Maktaba Ash-Shabab Al-Ilmiyyah, Lucknow
Syed Asghar Hussain, Mufeed Al-Waritheen, Safha: 54
At-Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Al-Jami' As-Sahih Sunan At-Tirmidhi, Al-Wasaya, Raqam Al-Hadith: 2122
Syed Asghar Hussain, Mufeed Al-Waritheen, Safha: 54
Qushayri, Abu Al-Hassan, Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Bab Al-Wasaya, Raqam Al-Hadith: 4209
Jama'at min Ulama, Fatawa Al-Hindiya, Jild: 06, Safha: 109
Syed Asghar Hussain, Mufeed Al-Waritheen, Safha: 54
An-Nasa'i, Ahmad bin Shu'aib, Sunan An-Nasa'i Al-Kubra, Jild: 06, Safha: 320
Abu Dawood, Suleiman bin Ash'ath, Sunan Abu Dawood, Al-Wasaya, Bab Ma Ja'a Fi Karahiya Al-Idrar, Raqam Al-Hadith: 2867
Syed Asghar Hussain, Mufeed Al-Waritheen, Safha: 55
Ahmad Yar Jang, Maulana Ahmadullah, Al-Mabsut, Jild: 02, Safha: 355, San-e-Isha'at: 2013H, Maktaba Ash-Shabab Al-Ilmiyyah, Lucknow
Thanwi, Maulana Ashraf Ali, Bahishti Zewar, Juz: 05, Safha: 226, Tauseef Publications, Urdu Bazaar Lahore
Ahmad Yar Jang, Maulana Ahmadullah, Al-Mabsut, Jild: 02, Safha: 359
Syed Asghar Hussain, Mufeed Al-Waritheen, Safha: 51, 52
Thanwi, Maulana Ashraf Ali, Bahishti Zewar, Juz: 05, Safha: 227, Tauseef Publications, Urdu Bazaar Lahore
Ibn Abidin Shami, Muhammad Ameen bin Umar, Radd Al-Mukhtar Ala Ad-Durr Al-Mukhtar, Jild: 05, Safha: 576
Ibn Abidin Shami, Muhammad Ameen bin Umar, Radd Al-Mukhtar Ala Ad-Durr Al-Mukhtar
Syed Asghar Hussain, Mufeed Al-Waritheen, Safha: 52
Thanwi, Maulana Ashraf Ali, Bahishti Zewar, Juz: 05, Safha: 226, Tauseef Publications, Urdu Bazaar Lahore